سلسلة قصص الانبیاء

12

بادشاہ کا خواب

اشتیاق احمد

12

سلسلة قصص الانبیاء

بادشاہ کا خواب

قصّہ سیّدنا یُوسُف علیہ السلام

اشتیاق احمد

دار السلام
کتاب وسنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
کراچی • لندن • ہیوسٹن • نیو یارک

''جی...... دعا قبول فرمائی...... کیا مطلب......؟'' احسن نے حیران ہوکر پوچھا۔

''ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

'اس کے ربّ نے اس کی دعا سن لی اور ان عورتوں کا مکروفریب اس
سے دور کر دیا، یقیناً وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔'

اور یہ اس طرح ہوا کہ یہ خبر بہت دور تک پھیل گئی تھی۔ عزیزِ مصر جانتا تھا کہ آپ بے گناہ ہیں، لیکن اپنی بدنامی کے ڈر سے اس نے آپ کو جیل بھجوا دیا تا کہ لوگ خیال کریں کہ زیادتی یوسف علیہ السلام کی طرف سے ہوئی ہے اور لوگ اس واقعے کو بھول جائیں۔

ادھر اللہ تعالیٰ نے اس قید کو یوسف علیہ السلام کے لیے خیر و برکت کا سبب بنا دیا۔ اس طرح عزیزِ مصر کا آپ کو جیل بھیجنا اگر چہ ظلم تھا، لیکن اس میں اللہ کی طرف سے حکمت تھی۔

اس طرح آپ ان عورتوں سے صاف بچ گئے اور ان کی شرارتوں سے محفوظ ہو گئے۔

جب آپ جیل پہنچے تو آپ کے ساتھ ہی دو اور آدمی بھی جیل بھیجے گئے تھے۔ ان میں سے ایک بادشاہ کا ساقی یعنی بادشاہ کو شراب پلانے والا تھا۔ اس کا نام بنوا تھا، دوسرا شخص بادشاہ کا باورچی تھا۔ اس کا نام مجلث تھا...... ان دونوں پر کوئی الزام تھا، اس لیے بادشاہ نے انھیں جیل بھجوا دیا۔ جیل میں ان کی ملاقات سیدنا یوسف علیہ السلام سے ہوئی۔ انھوں نے آپ کو کثرت سے عبادت کرتے دیکھا، آپ کے اخلاق، عادات اور اطوار بہت اچھے تھے، لہٰذا وہ دونوں آپ سے بہت متاثر ہوئے۔ ان دونوں نے ایک رات خواب دیکھے۔ بنوا نے خواب دیکھا کہ انگور کی بیل ہے، اس کی تین شاخیں ہیں۔ ان شاخوں میں پتے اُگ آئے ہیں اور انگوروں کے خوشے لٹک رہے ہیں...... جو پکے ہوئے ہیں۔ اس نے ان انگوروں کو لیا اور بادشاہ کے پیالے میں نچوڑا اور اسے وہ مشروب پلایا۔ اس کا خواب تو یہ تھا۔

باورچی یعنی مجلث نے خواب دیکھا کہ اس کے سر پر روٹیوں کی تین ٹوکریاں ہیں اور پرندے سب سے اوپر کی ٹوکری سے کھا رہے ہیں۔

ان دونوں نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو اپنا اپنا خواب سنایا اور ان سے کہا:

'مہربانی فرما کر ہمارے خوابوں کی تعبیر بتایئے۔'

آپ نے ان سے فرمایا:

'میں خوابوں کی تعبیر کے علم سے بخوبی واقف ہوں اور یہ سب مجھے اللہ نے سکھایا ہے، کیونکہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں، اس کی توحید پر
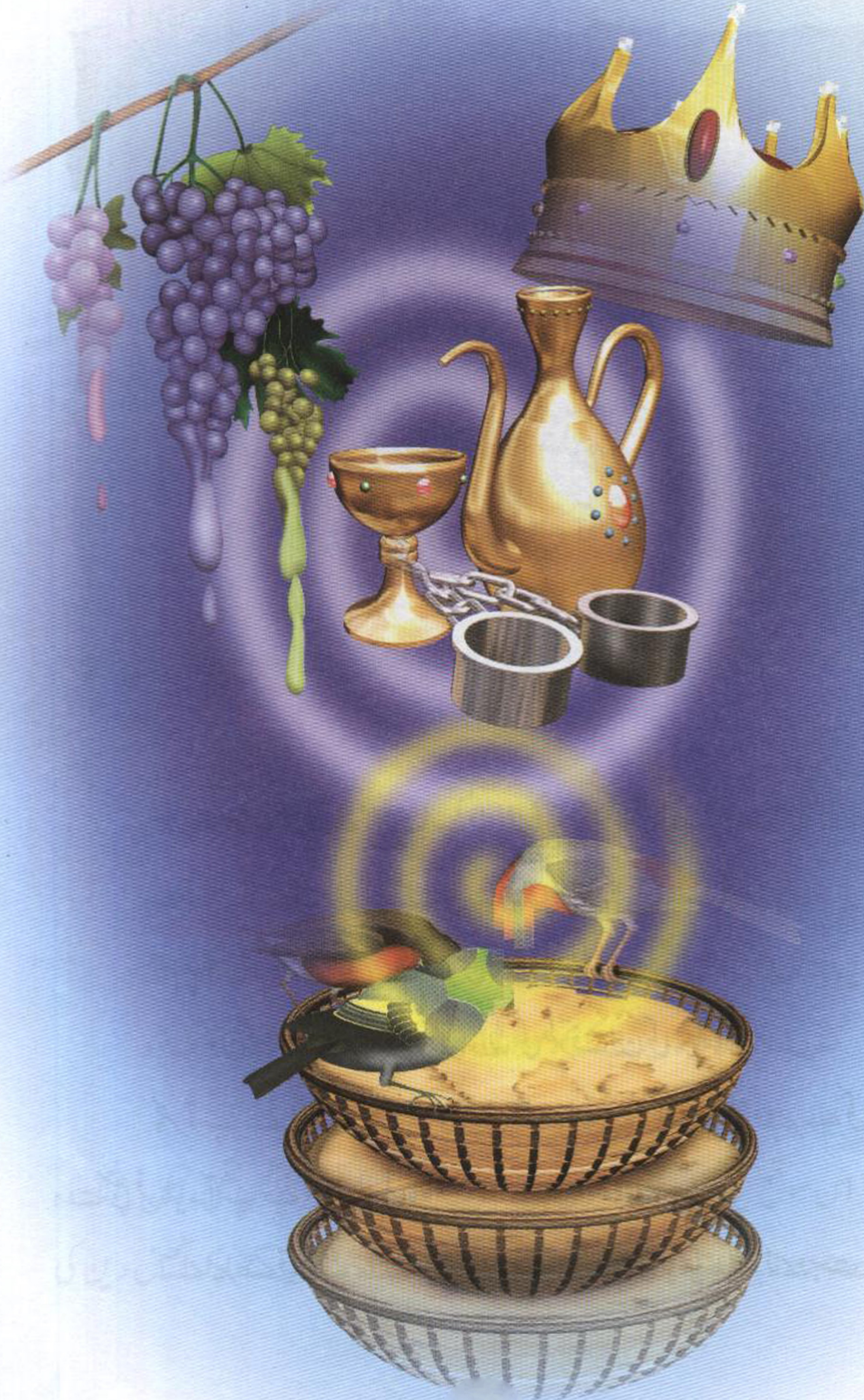
وَاتَّبَعۡتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیۡۤ اِبۡرٰهِیۡمَ وَاِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ ؕ
مَا كَانَ لَنَاۤ اَنۡ نُّشۡرِكَ بِاللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ
ذٰلِكَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ عَلَیۡنَا وَعَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا یَشۡكُرُوۡنَ

کار بند ہوں اور اپنے معزز باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے مذہب پر کار بند ہوں۔ ہمیں چاہیے، کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ یہ ہم پر اللہ کا خاص فضل ہے کہ اس نے ہمیں ہدایت بخشی اور ہمیں حکم دیا کہ لوگوں کو اس کی طرف بلائیں، اللہ کی طرف ان کی رہنمائی کریں۔'

پھر آپ نے انھیں توحید کی دعوت دی۔ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت سے منع فرمایا۔ آپ نے ان سے فرمایا:

'اے میرے قید کے ساتھیو! کیا کئی پروردگار بہتر ہیں یا ایک اللہ زبردست

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ

طاقت ور۔ اس کے سوا تم جن کی پوجا کر رہے ہو، وہ صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے اپنی طرف سے بنا رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں۔ اس کا فرمان ہے کہ تم سوائے میرے کسی کی عبادت نہ کرو، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں...... یہی سیدھا راستہ ہے۔'

اس موقع پر اگرچہ ان دونوں نے صرف خواب کی تعبیر پوچھی تھی، لیکن چونکہ وہ آپ سے بہت زیادہ متاثر ہو چکے تھے، اس لیے آپ نے مناسب سمجھا کہ انھیں دین کی

تبلیغ بھی کر دی جائے۔ تبلیغ کے بعد آپ نے ان سے فرمایا:

'اے میرے قید خانے کے ساتھیو! تم دونوں میں سے ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب پلانے پر مقرر ہو جائے گا، دوسرے کو پھانسی دے دی جائے گی اور پرندے اس کا سر نوچ کھائیں گے۔'

یہ تعبیر باورچی کے لیے تھی جب کہ ساقی کے خواب کی تعبیر یہ تھی کہ وہ اپنے عہدے پر بحال ہو جائے گا اور بادشاہ کو شراب پلائے گا...... اللہ کے ہاں اس کا فیصلہ ہو چکا ہے، لہٰذا ایسا ہو کر رہے گا۔

پھر سیدنا یوسف علیہ السلام نے ساقی سے فرمایا:

'اپنے بادشاہ سے ملاقات ہو تو اس سے میرا ذکر بھی کرنا۔'

جب ان دونوں کو جیل سے نکالا گیا تو اسی طرح ہوا جس طرح سیدنا یوسف علیہ السلام نے ان کے خوابوں کی تعبیر میں فرمایا تھا۔ ساقی اپنے عہدے پر بحال ہو گیا اور باورچی کو پھانسی دے دی گئی...... البتہ ساقی بادشاہ سے یوسف علیہ السلام کا ذکر کرنا بھول گیا، کیونکہ اللہ کو اسی طرح منظور تھا...... اس طرح یوسف علیہ السلام تقریباً سات سال جیل میں رہے۔ پھر ایسا ہوا کہ بادشاہ نے ایک خواب دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں، ان کو سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور سات خشک خوشے ہیں۔

اس خواب نے بادشاہ کو پریشان کر دیا۔ بادشاہ نے اعلان کیا...... کون ہے جو میرے اس خواب کی تعبیر بتائے؟

تعبیر بتانے والوں نے کہا:
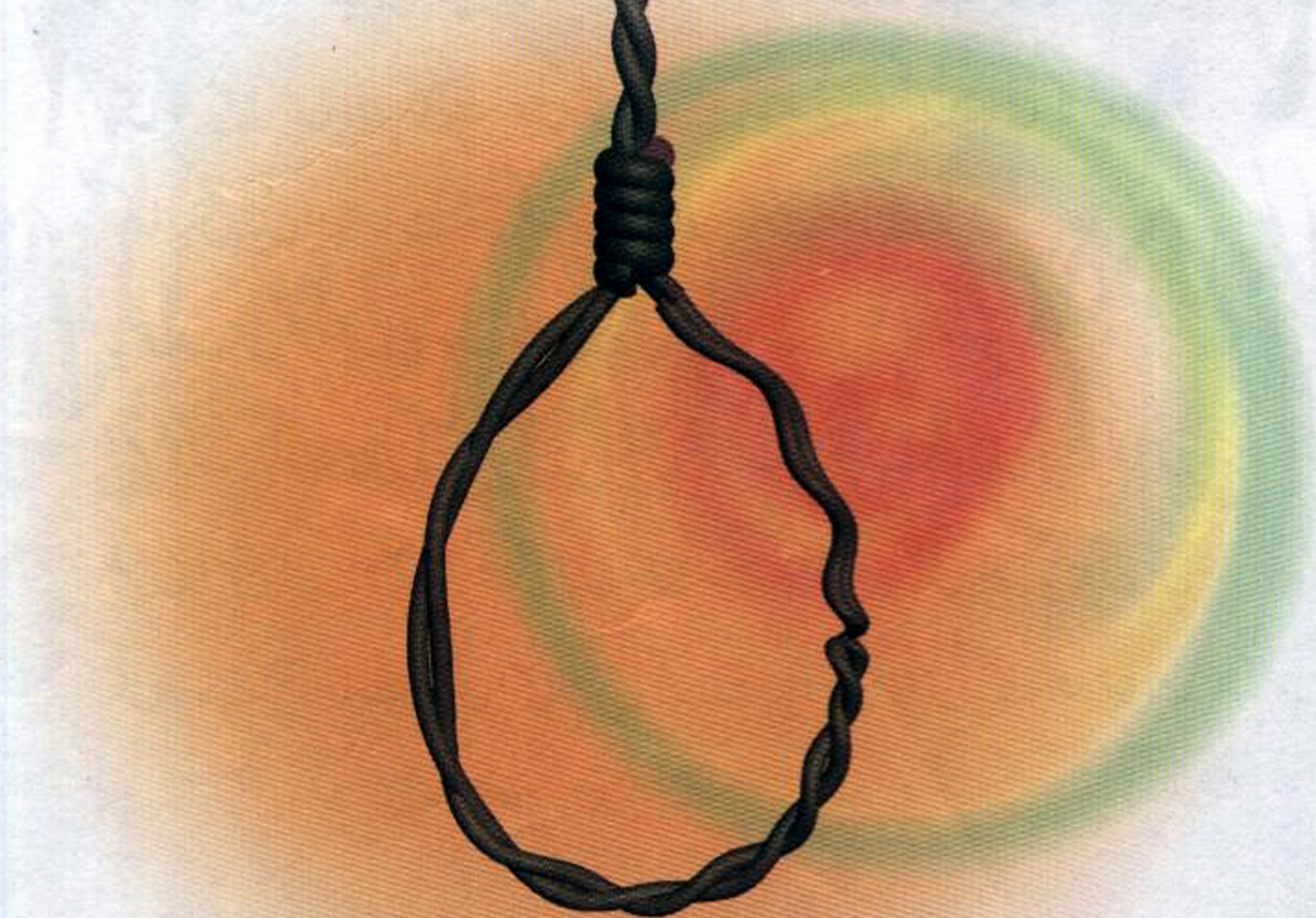
یہ خواب نہیں ہے۔ بلکہ پریشان خیالات ہیں جن کا کوئی خاص مطلب نہیں ہے ہم سچے خواب کی تعبیر تو دے سکتے ہیں لیکن پریشان خیالات حل نہیں کر سکتے۔

مطلب یہ کہ کوئی تعبیر بتانے والا بادشاہ کے خواب کی تعبیر نہ بتا سکا، تب اس جیل سے رہا ہونے والے ساقی کو یوسف علیہ السلام کا خیال آیا...... اسے یاد آ گیا کہ یوسف علیہ السلام نے کہا تھا...... میرے ربّ نے مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم دیا ہے۔ تب اس نے بادشاہ سے کہا:

'میں آپ کے خواب کی تعبیر لا سکتا ہوں، آپ مجھے جیل جانے کی اجازت دیں۔'

بادشاہ نے اسے اجازت دے دی۔ وہ جیل پہنچا۔ سیدنا یوسف علیہ السلام سے ملا اور بولا:

'اے سچے یوسف! ہمارے بادشاہ نے ایک خواب دیکھا ہے، آپ اللہ کے دیے ہوئے علم کے مطابق خوابوں کی تعبیر بتانے کے ماہر ہیں، مہربانی فرما کر اس خواب کی تعبیر بتا دیں۔ بادشاہ نے دیکھا ہے کہ سات دبلی پتلی گائیں ہیں اور سات موٹی گائیں ہیں۔ دبلی گائیں موٹی گائیوں کو کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور سات سوکھے۔'

یہ خواب سن کر سیدنا یوسف علیہ السلام نے کہا:

'تم لوگ سات سال مسلسل کھیتی باڑی کرتے رہو گے، تم اس غلے کو اس طرح استعمال کرو کہ بہت کم اس میں سے کھاؤ اور باقی غلہ بالیوں ہی میں رہنے دو، سات سال اسی طرح کرتے رہو۔ پھر اس کے بعد سات

سال خشک سالی اور قحط کے آئیں گے۔ ان میں غلہ نہیں اُگ سکے گا۔
اب سات سال تک تم نے جو غلہ بچایا، قحط سالی کے سات سالوں میں
اس غلے سے گزارا کرو، پھر خوب بارشیں ہوں گی، خوب فصلیں اُگیں
گی۔ تم لوگ پھلوں کے خوب رس نچوڑو گے۔'

خواب کی تعبیر بتانے سے پہلے سیدنا یوسف علیہ السلام نے کوئی شرط عائد نہ کی۔ نہ یہ فرمایا کہ پہلے مجھے جیل سے نکالو، پھر تعبیر بتاؤں گا۔ آپ نے بغیر کسی شرط کے تعبیر بتائی ساتھ میں آنے والی مصیبت سے بچنے کی تدبیر بھی بتائی۔

خواب کی یہ تعبیر معلوم ہونے پر بادشاہ بہت خوش ہوا۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ یہ تعبیر بالکل ٹھیک ہے۔ اس نے کہا:

'یوسف (علیہ السلام) کو میرے پاس لاؤ تاکہ میں انھیں اپنے خاص مشیروں میں شامل کرلوں۔'

یوسف علیہ السلام تک بادشاہ کا پیغام پہنچا تو آپ نے رہا ہونے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے بادشاہ سے مطالبہ کیا کہ پہلے میری بے گناہی کا اعلان کیا جائے۔ دراصل آپ چاہتے تھے کہ سب کو معلوم ہو جائے کہ ان کا دامن بالکل صاف ہے اور انھیں بے گناہ جیل میں رکھا گیا ہے۔ اس بارے میں ان عورتوں سے تفتیش کی جائے تاکہ حقیقت کھل کر سامنے آ جائے۔

تب بادشاہ نے یہ سارا قصہ معلوم کیا۔ ان عورتوں کو بلایا، ان سے یوسف علیہ السلام کے بارے میں پوچھا، آخر انھوں نے اقرار کیا:

'ہاں اے بادشاہ! یہ صحیح ہے۔ یوسف (علیہ السلام) کا دامن بالکل صاف ہے۔'

اس وقت عزیز مصر کی بیوی زلیخا بھی بول پڑی:

'اب تو سچ سامنے آ گیا ہے، حق واضح ہو گیا ہے...... میں نے ہی اسے ورغلانے کی کوشش کی تھی، وہ بالکل سچا ہے اور پاک دامن ہے۔'

اس طرح سیدنا یوسف علیہ السلام کی بے گناہی ثابت ہوئی۔ پھر آپ جیل سے نکل کر بادشاہ کے پاس آئے۔ بادشاہ نے آپ سے کہا:

’میں آپ کو اپنا مصاحبِ خاص بنانا چاہتا ہوں۔‘

سیدنا یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

’آپ مجھے اس ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیں، کیونکہ میں اس کام سے واقف ہوں اور خزانے کی حفاظت بھی کر سکتا ہوں۔‘
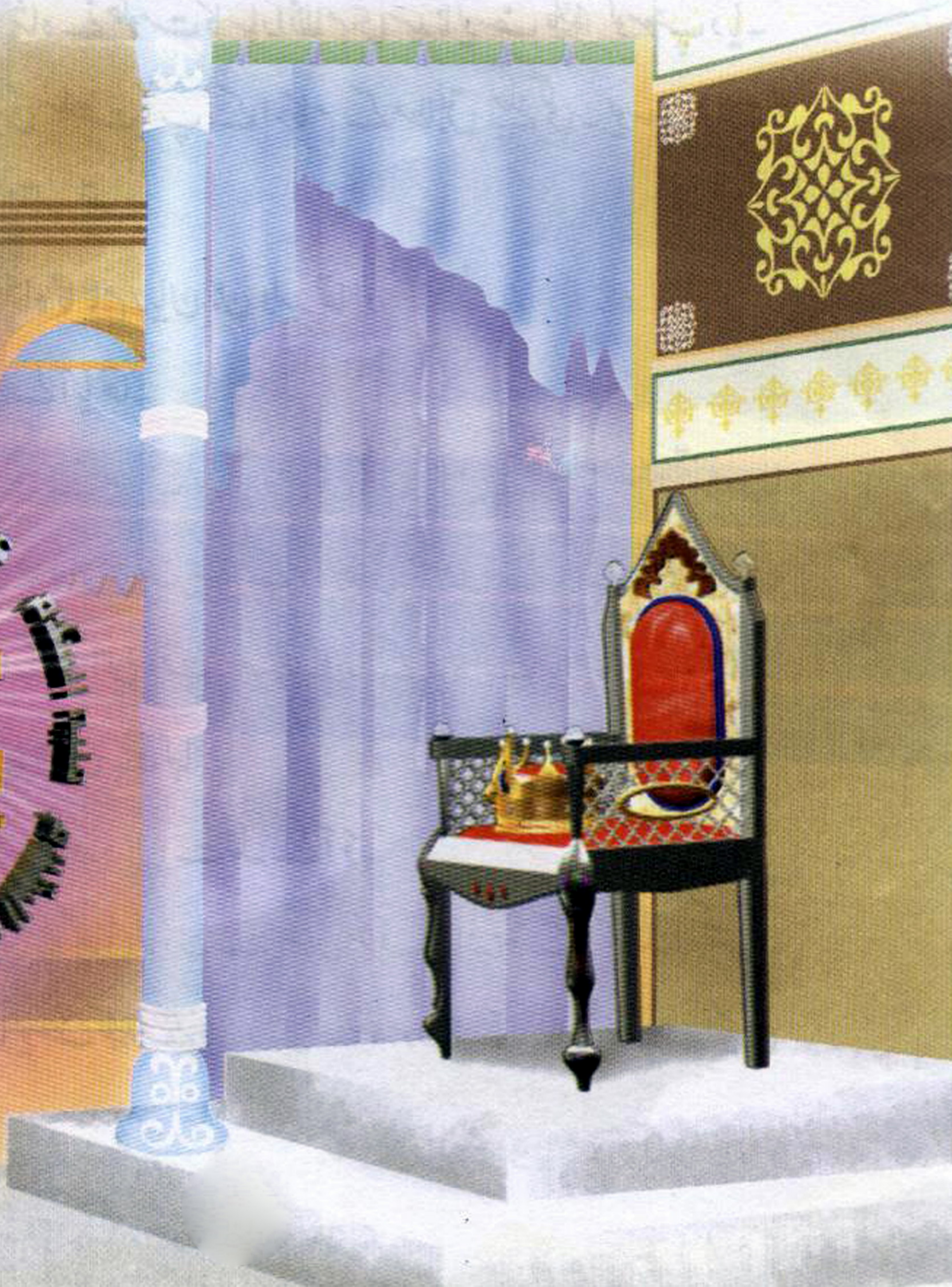
اس موقع پر اللہ تعالیٰ سورۃ یوسف میں فرماتا ہے:

'اس طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو ملک (مصر) میں جگہ دی اور وہ اس ملک میں جہاں چاہتے تھے، رہتے تھے۔ ہم اپنی رحمت جس پر چاہتے ہیں، نازل کرتے ہیں اور نیک لوگوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے، ان کے لیے آخرت کا اجر بہت بہتر ہے۔'

اس کے بعد تو بادشاہ نے حکومت کا سارا نظام ہی سیدنا یوسف علیہ السلام کو سونپ دیا۔ اب پورے مصر کی سلطنت آپ کے احکام کے مطابق چلنے لگی۔ یوسف (علیہ السلام) ہی حکومت کے مالک اور مختار تھے۔

مصر کے اس بادشاہ کا نام ریان بن ولید تھا اور عظیم مفسر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے بقول یہ سیدنا یوسف علیہ السلام پر ایمان لے آیا تھا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کو طویل آزمائشوں کے بعد مصر کا تخت عطا فرمایا...... جب کہ دوسری طرف یوسف علیہ السلام کے وہ بھائی جنہوں نے آپ کو کنویں میں گرادیا تھا، قحط کا شکار ہوگئے۔ اس وقت مصر پیداوار کے لحاظ سے مالا مال تھا، چنانچہ سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا:

'تم مصر چلے جاؤ...... اور وہاں سے غلہ لے آؤ۔'

چنانچہ یوسف علیہ السلام کے بھائی گاؤں سے مصر کی طرف روانہ ہوئے تا کہ غلہ لاسکیں۔ غلے کے سلسلے میں وہ سیدنا یوسف علیہ السلام کے دربار میں حاضر ہوئے۔ آپ نے اپنے بھائیوں

کو پہچان لیا جب کہ وہ آپ کو نہ پہچان سکے۔ اس وقت ان کے ساتھ سیدنا یوسف علیہ السلام کے سگے بھائی بنیامین نہیں تھے۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام نے انھیں اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ یوں بھی وہ اپنے بڑے بیٹوں کے ساتھ بنیامین کو کہیں بھیجتے ہوئے ڈرتے تھے، کیونکہ ان کی وجہ سے یوسف علیہ السلام ان سے جدا ہو چکے تھے۔

یوسف علیہ السلام کے بھائی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ مصر کے تخت پر بیٹھا ہوا شخص ان کا وہی بھائی ہے...... اور وہ اس مرتبے پر بھی پہنچ سکتا ہے۔

آپ نے ان سے سوالات پوچھے، وہ کون ہیں، کہاں سے آئے ہیں، کتنے بھائی ہیں...... انھوں نے ساری باتیں تفصیل سے بیان کر دیں، خود آپ کے بارے میں یہ بتایا کہ ان کا ایک بھائی بچپن میں ان سے بچھڑ گیا تھا اور اس کا ایک سگا بھائی بنیامین ہمارے والد صاحب کے ساتھ ہے۔ اب آپ نے انھیں ان کے حصے کا غلہ دینے کا حکم فرمایا۔ غلہ ان کے اونٹوں پر لاد دیا گیا۔ تب آپ نے ان سے فرمایا:

'آئندہ تم غلہ لینے کے لیے آؤ تو اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو بھی ساتھ لانا، تم نے دیکھ ہی لیا ہے کہ میں نے تمھیں کتنا غلہ دیا ہے اور میں بہت اچھا میزبان ہوں۔'

یہ باتیں آپ نے انھیں اس بات کی ترغیب دینے کے لیے کہیں کہ وہ اپنے سوتیلے بھائی کو ساتھ لائیں۔ ساتھ میں آپ نے سخت الفاظ میں ان سے یہ بھی فرمایا:

'اگر تم اسے ساتھ نہ لائے تو اس صورت میں تمھیں ہرگز غلہ نہیں دوں گا بلکہ تم میرے پاس بھی نہ آنا۔'

اور آپ نے اپنے خادموں کو حکم دیا:

'یہ لوگ غلہ خریدنے کے لیے جو کچھ ساتھ لائے ہیں وہ انھیں بتائے بغیر ان کے سامان ہی میں رکھ دو۔'

یہ حکم دینے سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ جب وہ واپس جائیں اور اپنا مال غلے ہی میں پائیں تو جلد مصر لوٹ کر آنے کی کوشش کریں۔ دوسرا مقصد یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے بھائیوں کی اس خیال سے مدد کرنا چاہتے تھے کہ ہوسکتا ہے، ان کے پاس غلہ خریدنے

کے لیے اور کچھ نہ ہو اور وہ آتے ہوئے ہچکچائیں۔

آپ کے بھائی کنعان پہنچے۔ انھوں نے اپنا سامان کھولا تو ساری پونجی بھی غلے میں مل گئی۔ اب انھوں نے یعقوب علیہ السلام کو سارا حال کہہ سنایا۔ کچھ مدت بعد غلہ پھر ختم ہونے لگا تو یعقوب علیہ السلام نے ان سے کہا:

'تم ایک بار پھر مصر جا کر غلہ لے آؤ۔'

اس پر انھوں نے کہا:

'ابا جان! جب تک ہم بنیامین کو ساتھ نہیں لے کر جائیں گے، ہمیں غلہ

نہیں ملے گا...... لہٰذا آپ اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے۔'

یعقوب علیہ السلام یہ سن کر تڑپ اُٹھے۔ آپ پہلے ہی یوسف علیہ السلام کی جدائی میں روتے رہتے تھے اور روتے روتے آپ کی آنکھیں سفید ہوگئی تھیں، بینائی جا چکی تھی۔ چنانچہ آپ نے ان سے کہا:

'میں بنیامین کو تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا...... مجھے تمہارا اعتبار نہیں...... تم نے پہلے بھی یوسف کے سلسلے میں دھوکا کیا تھا۔'

اس پر انھوں نے کہا:

'ابا جان! ہمیں تو غلے کے ساتھ ہماری پونجی بھی واپس مل گئی ہے...... ہمیں اور کیا چاہیے...... اس بھاؤ غلہ کیا بُرا ہے، بس آپ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے۔'

انھوں نے بہت منت سماجت کی...... آخر یعقوب علیہ السلام نے کہا:

'اچھا تم مجھے عہد دو کہ بنیامین کو صحیح سلامت میرے پاس لاؤ گے۔'

انھوں نے اپنے والد سے یہ عہد کرلیا۔ تب آپ نے انھیں ہدایت کی:

'دیکھو سب ایک ہی دروازے سے مصر میں داخل نہ ہونا بلکہ جدا جدا دروازوں سے شہر میں داخل ہونا۔ میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا۔ حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے۔ میرا کامل بھروسا اسی پر ہے اور ہر ایک بھروسا کرنے والے کو اسی پر بھروسا کرنا چاہیے۔'

آخر وہ کنعان سے روانہ ہوئے اور مصر میں اسی طرح داخل ہوئے جس طرح ان

کے والد نے ہدایت کی تھی، لیکن اللہ کے حکم کو کون ٹال سکتا ہے۔ یوسف علیہ السلام کے بھائی بنیامین سمیت جب آپ کے دربار میں پہنچے تو آپ نے بنیامین کو پہچان لیا۔ آپ نے انھیں اپنے بالکل قریب بٹھایا اور خفیہ طور پر انھیں بتا دیا کہ وہ یوسف ہیں۔ بنیامین یہ سن کر حیران رہ گئے اور بے حد خوش ہوئے، لیکن آپ نے ان سے فرمایا:

'ابھی یہ بات اپنے بھائیوں کو نہ بتانا۔'

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے سگے بھائی بنیامین کو اپنے پاس رکھنے کی ایک تدبیر سمجھائی۔ آپ نے اپنے خادموں کو ہدایت دی:

'جب تم ان کے اونٹوں پر غلہ لادو تو میرا پیالہ بنیامین والے غلے میں رکھ دینا۔'

آپ اسی پیالے سے غلہ دیا کرتے تھے۔ جب بھائیوں کا قافلہ روانہ ہوا تو آپ نے اپنے سپاہیوں کو ان کے پیچھے بھیج دیا۔ انھوں نے قافلے کو روک لیا اور کہا:

'اے قافلے والو! تم چور ہو۔ برادرانِ یوسف سپاہیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: ہم پر خواہ مخواہ کیوں الزام لگاتے ہو، آخر معلوم تو ہو تمھاری کیا چیز گم ہوگئی ہے؟ سپاہی کہنے لگے: بادشاہ کا پیالہ گم ہوگیا ہے اور جو شخص چوری کا پتا لگا دے گا اس کو ایک اونٹ غلہ انعام میں ملے گا اور میں اس بات کا ضامن ہوں ......تم پیالہ واپس کر دو، بدلے میں تمھیں ایک اونٹ غلے کا مزید دیا جائے گا۔'

یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اعلان سنا تو جواب میں کہا:

'تم کو خوب علم ہے کہ ہم ملک میں فساد پھیلانے کے لیے نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں۔'

اس پر سپاہیوں نے کہا:

'اچھا اگر تم چور ثابت ہوئے تو تمھیں کیا سزا دی جائے؟'

جواب میں یوسف علیہ السلام کے بھائی بولے:

'چور کی سزا یہی ہے کہ ہم اسے آپ کے حوالے کر دیں گے۔'

کیونکہ کنعان کے قانون میں حکم یہی تھا کہ چور کو اس کے حوالے کر دیا جائے جس کا اس نے مال چرایا ہے۔

آخر ان کی تلاشی لی گئی لیکن تلاشی لینے والوں نے بنیامین کی تلاشی لینے سے پہلے

باقی بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی۔ پھر جب بنیامین کے سامان کی تلاشی لی گئی تو پیالہ بنیامین کے سامان میں سے نکلا اور یہ سب کچھ یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا تھا کیونکہ اس کے نتیجے میں بہت بڑا فائدہ حاصل ہونے والا تھا، یعنی آپ کے والد اور خاندان والے آپ کے پاس پہنچنے والے تھے۔

جب پیالہ بنیامین کے سامان سے ملا تو ان کے بھائی بول اُٹھے:

'اگر اس نے چوری کی ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں، اس کا بھائی بھی پہلے چوری کر چکا ہے۔'

انھوں نے یہ الفاظ کہہ کر گویا یوسف علیہ السلام کو چور کہہ دیا۔ آپ نے اس بات کو برداشت کرلیا اور ان پر خود کو ظاہر نہ کیا۔ انھوں نے آپ کی منت سماجت کی کہ بنیامین کو ان کے ساتھ جانے دیا جائے، ان کے والد بوڑھے ہیں...... آپ اس کے بدلے میں ہم میں سے کسی کو روک لیں۔

اس پر آپ نے فرمایا:

'اگر میں نے ایسا کیا تب تو یہ ظلم ہوگا، ہم تو اسی کو پکڑیں گے جس نے جرم کیا ہے۔'

اب انھوں نے آپس میں مشورہ کیا۔ سب سے بڑے بھائی نے مصر ہی میں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا اور باقی بھائیوں کو واپس بھیج دیا۔ اس طرح یہ لوگ بنیامین اور بڑے بھائی روبیل کے بغیر سیدنا یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے۔"

"اوہ......اوہ......سیدنا یعقوب علیہ السلام کا کیا حال ہوا ہوگا۔" احسن بولا۔

"ہاں، لیکن میرے بچو! یہ سب قدرت کے کام ہیں۔"

اس کے بعد کیا ہوا؟

جاننے کے لیے اس کتاب کا اگلا حصہ "ستاروں کا سجدہ" پڑھیے

بادشاہ کا خواب

ہر مشکل، انسان کو پرکھنے کے لیے آتی ہے
کھرے اور کھوٹے میں فرق کے لیے آتی ہے
جو لوگ مشکل کے وقت کم ہمت اور تھڑدلے واقع ہوتے ہیں
وہ ہمیشہ مشکلات میں گھِرے رہتے ہیں۔ آسانیاں اُن کا مقدر نہیں بنتیں
اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو ہر دور میں آزمایا جاتا رہا ہے
خام کو کندن بنانے کے لیے آزمائش شرط ہیں۔ جو خود کو
خام سے کندن بنانے پر آمادہ و تیار ہوتا ہے تو آزمائش و ابتلا
اس کی طرف اس طرح آتی ہیں جس طرح تیز آندھی آتی ہے
ان حالات میں وہی کامیاب و کامران ہوتا ہے
جو اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر بناتا ہے
اور اسی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں
کو ہمیشہ کی کامیابی و فلاح سے ہمکنار کرتا ہے
''بادشاہ کا خواب'' اسی حوالے سے ایک سبق آموز کہانی ہے
پڑھ کر تو دیکھیے